١٦ـ حسّی اعضا

بتاؤ تو بھلا !

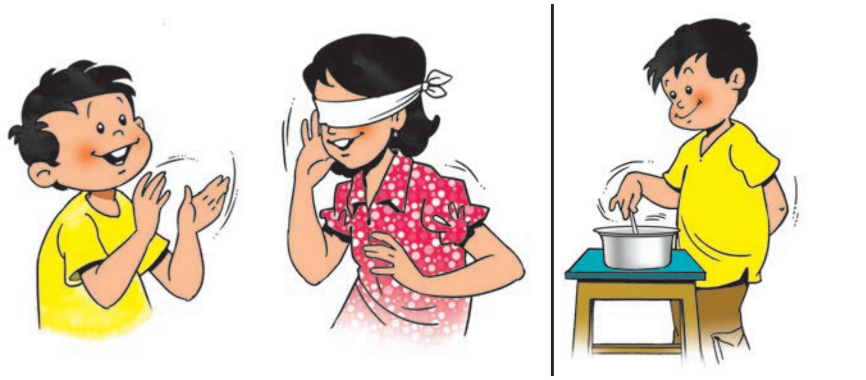

باجی کی آنکھیں بندھی ہوئی ہیں۔اس کے باوجود انھوں نے کس طرح پہچانا کہ آواز کس چیز کی ہے؟

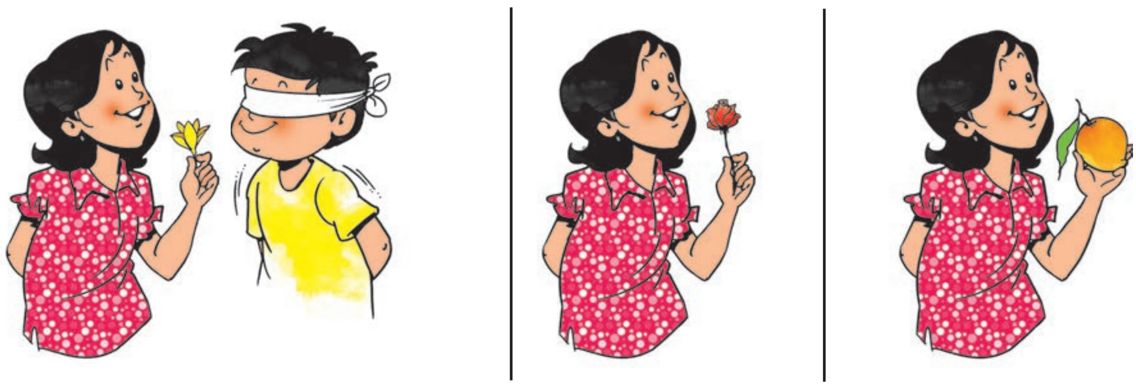

باجی کے ہاتھ میں کون کون سی چیزیں ہیں؟ آنکھیں بند ہونے کے باوجود اس لڑکے نے وہ چیزیں کس طرح پہچانیں؟

دونوں کی آنکھیں بندھی ہوئی ہیں۔
اس کے باوجود سوئٹر کون سا ہے اور
بنیان کون سی ہے، دونوں نے کس
طرح پہچانا؟

یہ یا اس طرح کے تجربات تم بھی بڑے لوگوں کی اجازت سے کر کے دیکھو۔

بتاؤ تو بھلا !

- کیری کس رنگ کی ہوتی ہے؟ آم کس رنگ کا ہوتا ہے؟ تم نے کیسے جانا؟
- نمک کا مزہ کیسا ہوتا ہے؟ شکر کا مزہ کیسا ہوتا ہے؟ تم نے کیسے جانا؟

• **نیا لفظ سیکھو !**

حسّی اعضا : آس پاس کی معلومات دینے والا عضو۔ آنکھ، کان، ناک، زبان اور جِلد ہمارے حسّی اعضا ہیں۔

• ہمارے پانچ حسّی اعضا

• **تصوّر کرو:** تم راستے سے جا رہے ہو۔ سامنے گڑھا ہے۔ وہ تمھیں نظر آتا ہے۔
تم گڑھے سے بچ کر آگے بڑھتے ہو۔ اگر تمھیں گڑھا نظر نہ آتا تو؟

• تم گھر کے قریب کھیل رہے ہو۔ اچانک بادلوں کی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔
بارش شروع ہونے سے پہلے تم گھر پہنچ جاتے ہو۔
اگر بادلوں کی گڑگڑاہٹ سنائی نہ دیتی تو؟
آس پاس کیا ہو رہا ہے اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ جس کی وجہ سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔

آس پاس کیا ہو رہا ہے اس کا علم ہمیں کس طرح ہوتا ہے؟
یہ علم ہمیں آنکھ، کان، ناک، زبان اور جِلد کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لیے انھیں حسّی اعضا کہتے ہیں۔

بتاؤ تو بھلا !

(۱) شکلیں دیکھ کر چیزیں پہچانو۔

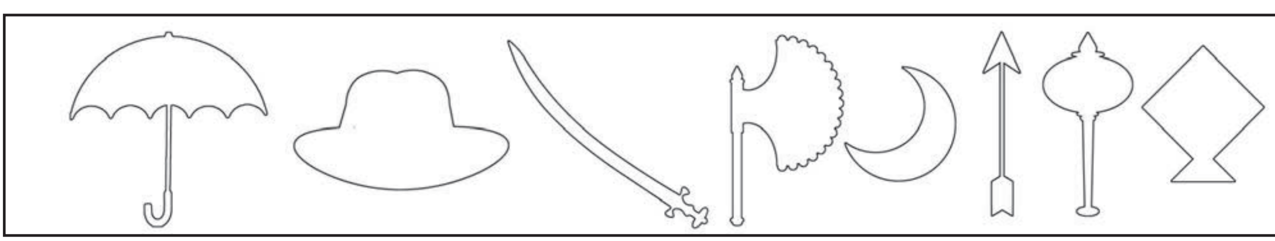

(۲) تصویریں پہچانو اور ان کے رنگ بتاؤ۔

آنکھیں : آنکھوں کے ذریعے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ہمیں چیزوں کے رنگ کا علم ہوتا ہے۔شکل کا علم ہوتا ہے۔چیز کتنی دور ہے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

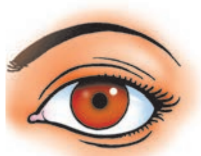

آؤ یہ کر کے دیکھیں!

ایک نیا کھیل- شیر کے پنجے....شیر کے پنجے

جماعت کے تمام بچوں پر باری باری راج آئے گا۔جس پر راج آئے وہ تختۂ سیاہ کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو جائے۔ ہاتھ سے آنکھیں بند کر لے۔ استاد دوسروں میں سے پانچ طالب علموں کا انتخاب کرے۔ یہ پانچ لڑکے اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر دِیا گیا جملہ کہے، ”شیر کے پنجے....شیر کے پنجے۔“

جس پر راج ہو وہ غور سے آواز کو سنے اور آواز کس کی ہے پہچانے۔ جواب صحیح ہو تو جماعت کے سب بچّے تالیاں بجائیں۔ پانچوں بار صحیح جواب دینے والے بچوں کو استاد شاباشی دیں۔

کان: کان کی وجہ سے ہم سن سکتے ہیں۔

اہم یہ ہے کہ سامنے والا کیا بول رہا ہے ہماری سمجھ میں آتا ہے۔

آواز کرخت ہے یا میٹھی، یہ کانوں کی وجہ سے ہی سمجھا جاتا ہے۔

آواز کسی پرندے کی ہے یا جانور کی، یہ بھی کان کی وجہ سے ہی سمجھ میں آتا ہے۔

آواز کس سمت سے آرہی ہے، اس کا علم بھی ہمیں کان کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔

بتاؤ تو بھلا! ”یہ آم مت کھاؤ“ امّی ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔

ناک: ہم ناک سے بُو سونگھ سکتے ہیں۔ پھولوں اور خوشبودار اگربتی کی خوشبو کا علم ہمیں ناک کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ ہوا تازہ نہیں ہے یہ بُو سے سمجھ میں آتا ہے۔ کھانے کی اشیا خراب ہونے پر بُو ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے وقت ہم مناسب احتیاط کر سکتے ہیں۔

آؤ دماغ پر زور دیں!

- گرما کے موسم میں ہم گھر بیٹھے ہوئے کس طرح اندازہ لگاتے ہیں کہ قریبی علاقے میں بارش ہو رہی ہے؟
- آواز کس سمت سے آرہی ہے یہ علم ہو تو اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

کیا کریں گے بھلا؟

- گھر میں گُھٹن پیدا کرنے والی بُو آرہی ہے۔
- کھانے کی اشیا خراب ہونے پر بُو آرہی ہے۔

زبان: زبان کی وجہ سے ہمیں ذائقے کا علم ہوتا ہے۔ شکر میٹھی ہوتی ہے۔ گُڑ میٹھا ہوتا ہے۔ کریلا کڑوا ہوتا ہے۔ مزے کا علم ہمیں زبان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیری اور لیمو کا مزہ کھٹا ہوتا ہے۔ نمک کھارا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہمیں زبان کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مرچ کھانے پر زبان جلتی ہے۔ منہ جلتا ہے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ مرچ تیز ہے۔

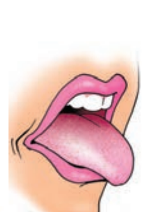

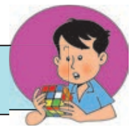

آؤ یہ کر کے دیکھیں!

ایک نیا کھیل : محسوس کرو اور پہچانو۔

چار پانچ دوست یا سہیلیاں مل کر یہ کھیل کھیل سکتے ہیں۔

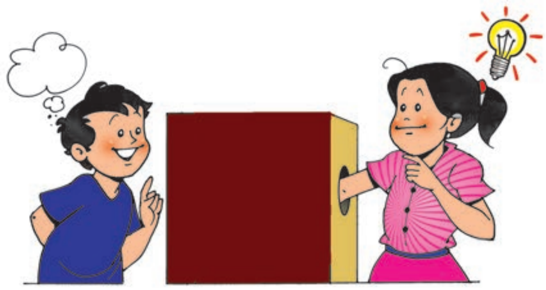

ایک پٹھّے کا ڈبّا لو۔ اس کے ایک جانب سوُراخ کرو۔ سوُراخ اتنا بڑا ہو کہ اس میں تمھارا ہاتھ جا سکے۔

سوراخ کے سامنے چھوٹی چھوٹی پانچ چیزیں رکھو۔ مثلاً ربر، سکّہ، پنسل، کنکر، اِملی کا بیج جیسی چیزیں ہوں۔

جس پر راج آئے وہ ڈبّے کے سوراخ میں ہاتھ ڈال کر چیز ہاتھ میں لے۔ کسی ایک چیز کو چھوکر اسے پہچانے۔ اس کا نام بتائے۔ بعد میں وہ چیز باہر نکال کر سب کو دِکھائے۔

جِلد : جلد کی وجہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز گرم ہے یا سرد۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز کھردری ہے یا ملائم۔

• حرکات میں ہم آہنگی (تال میل)

ہم مختلف کام کرتے ہیں۔

کام کے وقت مختلف قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے ہم ایک ہی وقت میں مختلف اعضا کا استعمال کرتے ہیں۔

یہ عورت مونگ پھلی بھوُن رہی ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ کن کن اعضا کا استعمال کر رہی ہے؟

اس نے گردن نیچے جھکائی ہے۔ بائیں ہاتھ میں چمٹے سے کڑھائی پکڑی ہے۔

وہ دائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی التھانی سے مونگ پھلی اُلٹ پلٹ رہی ہے۔ آنکھوں سے کڑھائی کی جانب دیکھ رہی ہے۔ اس کا دھیان اس بات کی طرف ہے کہ مونگ پھلی کے دانے ٹھیک طرح سے پلٹے جار ہے ہیں یا نہیں۔

مونگ پھلی کے دانے ٹھیک طرح بھُونے جانے پر ان کی سوندھی خوشبو آتی ہے۔ خوشبو آتے ہی وہ گیس چولھا بند کردے گی۔

کیا ان تمام حرکات میں تال میل نہیں ہونا چاہیے؟ تال میل نہ ہو تو غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ مؤنگ پھلی کے دانے ہلاتے وقت گر سکتے ہیں۔ ٹھیک طرح سے بھُونے نہیں جائیں گے۔ کچّے رہیں گے یا جل جائیں گے۔

کوئی بھی کام کرتے وقت اگر حرکات میں تال میل نہ ہو تو کاموں میں غلطیاں ہوسکتی ہیں یا کام خراب ہوسکتا ہے۔

آؤ دماغ پر زور دیں!

- سلائی مشین پر کپڑے سیتے ہوئے حرکات میں تال میل کس طرح رکھا جاتا ہے؟

• جسم کی کمزوری پر مات

کسی کے جسم کا کوئی حصہ ٹھیک طرح کام نہ کرتا ہو تو ایسے انسان کو کافی مشکلات پیش آتی ہیں۔ آنکھیں ٹھیک طرح کام نہ کرتی ہوں تو اچھی طرح نظر نہیں آتا۔ کان ٹھیک طرح کام نہ کرتے ہوں تو ٹھیک سے سنائی نہیں دیتا۔

ایسا ہو تو حرکات اچھی طرح نہیں کی جاسکتیں۔ اپنے کام خود کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایسی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ کچھ نقص ڈاکٹر سے علاج کے ذریعے دور کیے جاسکتے ہیں۔ کچھ معاملات میں لوگوں کی مدد لی جاسکتی ہے۔ اکثر اوقات مخصوص ذرائع مددگار ہوسکتے ہیں۔ تب اپنے کام خود کیے جاسکتے ہیں۔

ٹھیک نظر نہ آتا ہو تو عینک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ بالکل نظر نہ آتا ہو تو آواز سن کر، ہاتھ سے محسوس کر کے اپنے کام کر سکتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اندھے لوگ سفید لکڑی کا استعمال کرتے ہیں۔ لکڑی کی مدد سے وہ سامنے کے راستے کا اندازہ لگاتے ہیں۔ آس پاس کی آوازوں کی مدد سے بھی راستہ پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ مصروف سڑک پر بھی وہ آزادی سے چل سکتے ہیں۔

سنائی نہ دیتا ہو تو سمعی آلہ (سننے کے آلہ) کا استعمال کر سکتے ہیں۔

بالکل ہی سنائی نہ دیتا ہو تو اشاروں کی زبان کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعض وقت کان کا آپریشن کرنے سے سنائی دینے لگتا ہے۔

اگر پیر میں نقص ہو تو ؟ مخصوص طرح سے بنائی گئی سواریوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مجبور ہو کر نہیں رہنا پڑتا۔

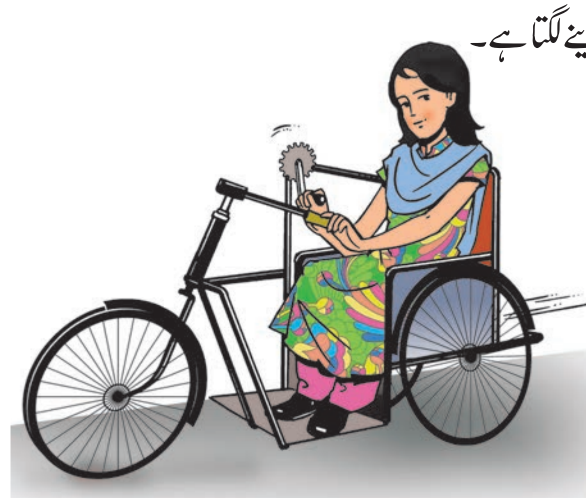

کیا تمھیں معلوم ہے؟

اُتر پردیش میں رہنے والی ارونیما ایک بائیس سال کی لڑکی تھی۔ ایک بار ریل گاڑی میں سفر کرتے وقت چوروں سے اس کی ہاتھا پائی ہوگئی۔ اس ہاتھا پائی میں وہ ڈبّے سے باہر گرگئی۔ بازو کی پٹری پر سے دوسری گاڑی گزر رہی تھی۔ ارونیما اس گاڑی کے نیچے آگئی اور اسے گہرے زخم آئے۔

ڈاکٹروں نے اس کی جان بچائی، لیکن انھیں ارونیما کا ایک پیر کاٹنا پڑا۔ اسپتال میں ارونیما کو کئی لوگ ملنے آتے تھے۔ ہر کوئی یہ سوچتا کہ آگے اس کا کیا ہوگا، لیکن اس نے طے کرلیا تھا کہ اسے بالکل مایوس نہیں ہونا ہے۔ ایسا کچھ کرکے دِکھانا ہے کہ لوگ اسے لاچار نہ سمجھیں۔

ڈاکٹروں نے اسے مصنوعی پیر لگایا۔ نئے پیر کی عادت ہوتے ہی اس نے کوہ پیمائی کی تربیت لینا شروع کی۔ حادثے کے صرف دو سال میں ہی اس نے ہمالیہ کی ایک چوٹی سر کی۔ اس کے بعد اگلے ہی سال اس نے دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ایوریسٹ بھی سر کی۔ ارونیما کی اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

ہم نے کیا سیکھا؟

- حسّی اعضا کی وجہ سے ہمیں اطراف کے حالات کا علم ہوتا ہے۔
- آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد ہمارے پانچ حسّی اعضا ہیں۔
- آنکھوں کی وجہ سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کان کی وجہ سے سن سکتے ہیں۔ ناک کے ذریعے بُو سُونگھ سکتے ہیں۔ زبان کی وجہ سے ہم ذائقہ جان سکتے ہیں اور جِلد کے ذریعے لمس کا احساس ہوتا ہے۔
- کام کرتے وقت حرکات میں تال میل رہنا ضروری ہے۔ تال میل نہ ہو تو غلطیاں ہوتی ہیں۔
- کسی عضو میں نقص ہو تو کام کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔
- مشکلات کے سبب مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں!

کسی عضو میں نقص ہو تب بھی ہم راہ نکال سکتے ہیں۔
دوسرے طریقوں سے اپنے کام انجام دے سکتے ہیں۔

مشق

الف) کیا کریں گے بھلا؟

- امّی نے سکینہ سے کہا کہ دادا جان کو کھانے کے لیے بلاؤ لیکن سکینہ کے دادا جان کو بالکل سنائی نہیں دیتا۔ سکینہ کو دادا جان کو کھانا کھانے کے لیے بلانا ہے۔ سکینہ دادا جان کو کس طرح بولے گی؟

ب) آؤ دماغ پر زور دیں!

(۱) کل کا دہی آج خراب ہو گیا۔ کھانے کے قابل نہیں رہا۔ یہ تم نے کس طرح جانا؟

(۲) باورچی خانے میں موجود چیزوں کے نام نیچے دیے ہوئے ہیں۔ ان کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

(الف) ہلدی　　(ب) کوتمیر کے پتّے　　(ج) پکی ہوئی مرچ

(د) نمک　　(ہ) کچا ٹماٹر

ج) نیچے دی ہوئی معلومات کون سے حسّی عضو کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، لکھو۔

(۱) امرود میٹھا ہے۔　　(۲) باہر کوئل کوک رہی ہے۔　　(۳) سورج مکھی کا پھول پیلا ہے۔

(۴) اگربتی کی خوشبو اچھی ہے۔　　(۵) دوا کڑوی ہے۔　　(۶) تولیہ کھردرا ہے۔

د) مشاہدہ کر کے معلومات لکھو :

گلّی ڈنڈا کھیلتے وقت گلّی کو مارنا ہے۔ اس وقت کن کن اعضا کا استعمال ہوتا ہے؟ ان کا تال میل کس طرح رکھا جا سکتا ہے؟

ہ) مختصر جواب لکھو :

(۱) مونگ پھلی کے دانے بھونتے وقت عورت نے دونوں ہاتھوں کا استعمال کس طرح کیا؟

(۲) حسّی اعضا کا کیا مطلب ہے؟

(۳) حسّی اعضا سے ہمیں کیا مدد ملتی ہے؟

(۴) حرکات میں تال میل کیوں ہونا چاہیے؟

و) خالی جگہوں کو پُر کرو :

(۱) آنکھوں کے ذریعے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شے کتنی .... ہے۔

(۲) ہمیں کان کی وجہ سے علم ہوتا ہے کہ .... کس سمت سے آ رہی ہے۔

(۳) ہوا .... نہیں ہے یُو سے سمجھ میں آتا ہے۔

(۴) چیز گرم ہے یہ ہم .... کی وجہ سے محسوس کرتے ہیں۔

(۵) .... کھانے پر زبان جلتی ہے۔

JJFTF3

سرگرمی

- جنھیں بالکل سنائی نہیں دیتا ایسے لوگ اشاروں کی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اس تعلق سے مزید معلومات حاصل کرو۔
- موسیقی کے مختلف آلات کی آوازیں سنو۔

۱۷۔ مضبوط دانت، صحت مند جسم

بتاؤ تو بھلا!

- تمھاری جماعت کے کتنے بچوں کے دانت گر گئے ہیں؟
- جن کے دانت گر گئے ہیں کیا انھیں دوبارہ نئے دانت آئیں گے؟
- ہمارے دادا دادی کے پورے دانت گر جاتے ہیں۔ کیا ان کو دوبارہ نئے دانت آتے ہیں؟

• سبھاش کے دادا کی کہانی

ہماری گلی کے تمام بچّے شام میں کھیلنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ سبھاش نہیں آیا تھا۔ وہ دادا کے ساتھ دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔ تین مہینے پہلے دادا کے دانت نکال دیے گئے تھے۔ آج انھیں نیا چوکا ملنے والا تھا۔

مونیکا دیدی نے کہا، ''ایسا چوکا اصلی جیسا نظر آتا ہے لیکن دانت مصنوعی ہوتے ہیں۔''

پہلی جماعت میں پڑھنے والے احمد نے پوچھا، ''نیا چوکا کس لیے؟ میرے دادا کے دانت گر گئے تھے لیکن ان کے تمام دانت دوبارہ آ گئے۔ اسی طرح کیا سبھاش کے دادا کو نہیں آئیں گے؟'' یہ سن کر سب ہنسنے لگے۔

مونیکا دیدی نے احمد کو سمجھاتے ہوئے کہا، ''بچپن میں جو دانت نکلتے ہیں انھیں دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ یہ عمر کے ساتویں یا آٹھویں سال میں گر جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار دانت آتے ہیں۔ یہ دانت مستقل دانت کہلاتے ہیں۔ وہ گرنے پر دوبارہ نہیں آتے۔''

بابو نے کہا، ''نہیں آئے تو نہ سہی، مصنوعی دانتوں کا چوکا کیوں لگائیں؟''

مونیکا دیدی نے کہا، ''بابو! تم تیسری میں ہونا، تمھاری جماعت کے دس بارہ بچوں کے دانت گر گئے ہوں گے۔ تمھارے دانت بھی گر گئے ہیں۔ دانت گرنے سے کھانے اور بات کرنے میں تکلیف ہوتی ہے نا؟''

بابو نے کہا، ''یہ بالکل صحیح ہے۔ بھنی ہوئی مونگ پھلی کے دانے مجھے کتنے پسند ہیں! لیکن میں کہاں کھا سکتا ہوں؟''